روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 19 دسمبر 2013ء 15 صفر 1435 ہجری 19 فتح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 287

احسان کے معنی

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
احسان کے معنی یہ ہیں کہ تو خدا کی عبادت ایسے رنگ میں کرے کہ صرف خدا ہی تجھے نہیں دیکھ رہا بلکہ تو خود بھی خدا کو دیکھ رہا ہے اور اگر ایسا نہیں تو کم از کم اس قدر احساس تو ہو کہ خدا تجھے دیکھ رہا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب سوال جبریل حدیث نمبر:48)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مسیح موعود کے 3 رفقاء کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم اور حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب مرحوم اور حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب مرحوم ...... یہ تینوں بزرگ حضرت مسیح موعود کے ممتاز رفقاء میں سے تھے اور انہیں خدا کے فضل سے وہ مقام نمایاں طور پر حاصل تھے جسے آنحضرت ﷺ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ...... یعنی مبارک ہے وہ انسان جس کا دل گویا ہر وقت بیت الذکر میں اٹکا رہتا ہے۔ یہ بزرگ (اللہ تعالیٰ ان پر ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے) بیوی بچے بھی رکھتے تھے۔ ان کے حقوق بھی ادا کرتے تھے۔ اپنے مفوضہ کام بھی سرانجام دیتے تھے۔ دوستوں کی مجلسوں میں بھی بیٹھتے تھے۔ حسب ضرورت بازار سے سودا سلف بھی لاتے تھے بعض اوقات معصوم تفریحوں میں بھی حصہ لیتے تھے الغرض دست با کار کا ایک نہایت عمدہ نمونہ تھے۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ **بیت الذکر کی رونق بھی تھے** اور ’’دل با یار‘‘ کی ایسی دلکش تصویر پیش کرتے تھے کہ اب تک ان کی یاد سے روح سرور حاصل کرتی اور زبان سے بے اختیار دعا نکلتی ہے۔‘‘

(الفضل 31 مارچ 1959ء)

’’حضرت خان عبدالمجید خان صاحب حضرت منشی محمد خان صاحب کپورتھلوی کے صاحبزادے تھے۔ کپورتھلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے عہدے پر فائز رہے۔ تقسیم ملک کے بعد ماڈل ٹاؤن سی بلاک میں رہائش اختیار کی۔ شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ فرماتے ہیں **نماز باجماعت کے بے حد پابند تھے**۔ خاکسار کو جب کبھی ماڈل ٹاؤن آنے جانے کا موقع ملا آپ کو باوجود بڑھاپے کے نماز کے لئے موجود پایا۔‘‘ (تاریخ احمدیت لاہور ص 147)

حضرت حافظ ابومحمد عبداللہ صاحب فرماتے تھے کہ ’’**دس سال کی عمر سے آخر وقت تک میری کوئی نماز یا روزہ قضا نہیں ہوا**۔‘‘ (تاریخ احمدیت جلد 10 ص 617)

’’حضرت چوہدری امین اللہ خان صاحب (بیعت 1898ء) پانچ وقتہ نماز باجماعت نہایت التزام سے ادا کرتے اور اگر کوئی نماز باجماعت ادائیگی سے رہ جاتی تو اس سستی کا اپنے آپ کو ذمہ دار قرار دے کر توبہ واستغفار کرتے۔ رمضان میں تہجد کے لئے بیت المبارک قادیان جاتے اور سحری سے پہلے گھر آ کر روزہ رکھتے۔‘‘

(الفضل 12 دسمبر 2002ء)

’’حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب بھیروی بغیر جماعت کے نماز ادا کرنا کمزوریٔ ایمان سمجھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے میں نے کوشش یہی کی ہے کہ نماز باجماعت ادا کروں اور سوائے بیماری اور سفر کے میں نے کبھی بغیر جماعت کے نماز ادا نہیں کی۔‘‘ (تاریخ احمدیت جلد 19 ص 616)

حضور انور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ قادیان 2013ء کے موقع پر لندن سے اختتامی خطاب فرمائیں گے۔ جو مورخہ 29 دسمبر 2013ء کو پاکستانی وقت کے مطابق 3:30 بجے سہ پہر ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا جائے گا۔ احباب جماعت استفادہ فرمائیں۔

ایک نظام سے وابستہ جماعت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔
’’اگر جائزہ لیں تو واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آج روئے زمین پر جماعت احمدیہ کے علاوہ کوئی جماعت نہیں جو اللہ کے بتائے ہوئے اس رہنما اصول کے مطابق ایک نظام سے وابستہ ہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر چلنے کی کوشش کرنے والے ہوں اور خلافت کے نظام سے کامل طور پر وابستگی ہو۔ جماعت احمدیہ کے سچا ہونے اور نظام خلافت کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ ہونے کے لئے یہی دلیل بہت بڑی ہے کہ جماعت احمدیہ کی تعداد اس وقت باقی تمام فرقوں کی تعداد سے انتہائی کم ہونے کے باوجود (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کی (اشاعت) جو ہے وہ جماعت احمدیہ کر رہی ہے اور پھر اس (اشاعت) کے ذریعہ سے یہ تعداد ہر روز بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم جہاد نہیں کرتے اس وقت زمانے کہ ضرورت کے مطابق حقیقی جہاد جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔‘‘

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ آسٹریلیا
فرمودہ 11/اکتوبر 2013ء)
(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوالات کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

سفارشات مجلس شوریٰ 2013ء کی روشنی میں خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ جوابات کی اشاعت سے قبل آپ اپنے جوابات درج ذیل پتہ پر بھیج سکتے ہیں۔ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ یہ جوابات درج ذیل ایڈریس پر میل بھی کئے جاسکتے ہیں۔ (nazarat.markazia@gmail.com)5 بہترین جوابات دینے والے احباب کے نام الفضل میں شائع کئے جائیں گے۔

خطبہ جمعہ 15 نومبر 2013ء

س: حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ کہاں ارشاد فرمایا؟

س: جماعتی ترقی اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حوالہ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

س: سنگاپور میں ہونے والی Reception میں ایک مہمان نے حضور انور سے اپنے کن خیالات کا اظہار کیا؟

س: انڈونیشیاء کی یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے اپنی کس خواہش کا اظہار کیا؟

س: ایک مسلمان انگریز نوجوان نے حضور انور کا خطاب سننے کے بعد اپنے تاثرات کو کن الفاظ میں بیان کیا؟

س: آسٹریلیا کے شہر میلبورن میں ہونے والی Reception میں کون کون سے مہمانوں نے شرکت کی؟

س: Reception میں موجود ایک کونسلر نے حضور انور کے خطاب اور آسٹریلیا آمد پر اپنے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

س: میلبورن آسٹریلیا میں احمدیہ سنٹر کی حضور انور نے کیا تفصیل بیان فرمائی؟

س: سڈنی میں ’’خلافت جوبلی ہال‘‘ کی افتتاحی تقریب کے موقع پر کون سے مہمانوں نے شرکت کی نیز اس موقع پر حضور انور کے خطاب کا موضوع کیا تھا؟

س: نیوزی لینڈ میں Maori قبیلہ کے بادشاہ کی طرف سے حضور انور کا استقبال کس طرح کیا؟

س: برسبن میں سٹی کونسل کے ڈپٹی میئر نے جماعت کی خدمت انسانیت کے حوالہ سے کیا تاثرات پیش کئے؟

س: پولیس کمشنر برسبن کے جماعت کی خدمات کے حوالہ سے تاثرات بیان کریں؟

س: ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے حضور انور کے خطاب کو سن کر کیا تاثرات بیان کئے؟

س: نیوزی لینڈ Maori زبان کا ترجمہ قرآن کرنے کی سعادت کن کو حاصل ہوئی؟

س: بیت المقیت کی Reception میں کون کون شامل تھے اور ان کی تعداد بیان کریں؟

س: بیت المقیت کی reception میں شامل Anglican Church کے ایک پادری کے تاثرات بیان کریں؟

س: نیوزی لینڈ کے دارالحکومت میں ہونے والے فنکشن کے بارہ میں کیا ارشاد فرمایا؟

س: ناگویا جاپان میں ہونے والی Reception میں شاملین کی تعداد اور ان کے تاثرات بیان کریں؟

س: ناگویا کی Reception میں ایک مہمان وکیل کے تاثرات بیان کریں؟

س: میڈیا کوریج (coverage) کے حوالہ سے حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟ اور اس کے ذریعہ سے کتنے ممالک میں دین حق کا تعارف پہنچا؟

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ میں مختلف جرنلسٹ کو انٹرویو فرمائے ان کا خلاصہ کیا بیان فرمایا؟

س: مسیح موعود کا اپنی تائید میں الٰہی نشانات کے ظہور میں فرمان درج کریں؟

س: حضور انور نے کن تین احباب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی؟

خطبہ جمعہ 22 نومبر 2013ء

س: حضرت مسیح موعود نے اپنے مامور ہونے کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟

س: ایمان میں کامل ہونے کا کیا اصول ہے؟

س: حضرت مسیح موعود اپنے ماننے والوں کو کیسا انسان بنانا چاہتے تھے؟

س: حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی آمد کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

س: حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ مقاصد ہم سے کیا تقاضا کرتے ہیں؟

س: ہمارا جماعت احمدیہ میں شامل ہونا ہم سے کیا اعلان کروانے والا ہوتا ہے؟

س: جاپان کا روایتی مذہب کونسا ہے؟ اور اس کی حقیقت بیان کریں؟

س: مغربی ممالک کے مذہبی رجحان کی کیفیت بیان کریں؟

س: خدا تعالیٰ میں ہو کر اس کے راستوں کی تلاش کس طرح کرنی ہے؟

س: حضور انور نے نامساعد حالات کے حوالہ سے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

س: صبر کے مختلف معانی کو بیان کریں؟

س: صلوٰۃ کے مختلف معانی بیان کریں؟

س: حضور انور نے ایمان لانے والوں کو کیا نصائح بیان فرمائیں؟

س: سچی توبہ کیلئے کن تین باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

س: حضور انور نے دورہ نیوزی لینڈ کے دوران ایک جرنلسٹ کے اس سوال کہ تم تھوڑے سے ہو بیت الذکر کی کیا ضرورت ہے کا کیا جواب ارشاد فرمایا؟

س: حضور انور نے بیعت کا حق اور نمازوں کی ادائیگی کے ضمن میں کیا بیان فرمایا؟

س: ان اللّٰہ مع الصابرین کا نظارہ ہم کس طرح دیکھ سکتے ہیں؟

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ میں کن کا نماز جنازہ غائب پڑھایا؟

☆☆☆☆☆

غیروں کا اعتراف

تمباکو نوشی سے نجات ایک ایسا خوشکن اور قابل ذکر امر تھا کہ قادیان میں آنے والے غیروں نے بھی اس کا مشاہدہ کیا اور اس کا کھلے دل سے اعتراف کیا۔ ایک معزز سکھ سردار انت سنگھ صاحب خالصہ پرچارک ودیالہ ترنتارن کے پرنسپل نے 1937ء اور 1938ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی اور اپنے مضمون میں لکھا۔

وہاں میں نے خوبی ہی خوبی دیکھی ہے میں نے کسی کو تمباکو نوشی کرتے فضول بکواس کرتے لڑتے جھگڑتے بھیک مانگتے۔ عورتوں پر آوازے کستے، دھوکہ بازی کرتے، لوٹتے اور لغو طور پر ہنستے نہیں دیکھا، شرابی، جواری، جیب تراش، اس قسم کے بدمعاش لوگ قادیان کی احمدی آبادی میں قطعاً مفقود ہیں۔ یہ کوئی معمولی اور نظر انداز کرنے کے لئے قابل خصوصیت نہیں۔ کیا یہ بات اس وسیع براعظم کے کسی اور مقدس شہر میں نظر آسکتی ہے؟ یقیناً نہیں میں بہت مقامات پر پھرا ہوں اور پورے زور کے ساتھ ہر جگہ یہ بات کہنے کو تیار ہوں کہ بجلی کے زبردست جنریٹر کی طرح قادیان کا مقدس وجود اپنے سچے متبعین کے قلوب کو پاکیزہ علوم سے منور کرتا ہے اور قادیان میں احمدیوں کی قابل تقلید زندگی اور کامیابی کا راز یہی ہے۔

(الحکم 14 فروری 1939ء ص 1)

تیسری سالانہ علمی ریلی

(لجنہ اماء اللہ ناروے)

بعنوان سیرت حضرت محمد ﷺ

اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ ناروے کو تیسری سالانہ علمی ریلی مورخہ 14 ستمبر 2013ء بمقام بیت النصر اوسلو منعقد کرنے کی توفیق دی۔ یہ ریلی پیارے آقا حضرت محمد ﷺ کی سیرت اور حیات طیبہ کے عنوان سے منعقد کی گئی تھی۔ اس ریلی میں 13 مجالس کی ٹیموں نے حصہ لیا اور حاضری 217 رہی۔

پروگرام کی تیاری کے لئے لجنہ کو نصاب سال کے شروع میں ہی دے دیا گیا تھا جس کے لئے بعض کتب مقرر کی گئی تھیں۔ اس کی تیاری کے لئے مجالس نے باقاعدہ کلاسز لگائیں۔ سیرت حضرت محمد ﷺ کے علاوہ قصیدہ کے پہلے 35 اشعار کا ترجمہ اور تشریح بھی نصاب میں شامل کی گئی تھی۔

ریلی 14 ستمبر 12 تا شام 6 بجے تک منعقد ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا اردو اور نارویجین زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔

پروگرام کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا

1۔ کتاب نبیوں کا سردار سے سوالات۔ اس میں ہر ٹیم سے حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ کے بارے میں 7،7 سوالات کئے گئے۔

دوسرے راؤنڈ میں ہر ٹیم نے پرچیوں کی مدد سے منتخب کردہ سیرت حضرت محمد ﷺ کے عنوان پر روشنی ڈالی اور پیارے آقا کی سیرت کے بہت سے خوبصورت پہلو حاضرین کے سامنے مزید نمایاں کئے۔

3۔ ہر ٹیم کو قصیدہ سے منتخب اشعار دیئے گئے ہر ٹیم نے دو منٹ کے اندر شعر کا ترجمہ اور مختصر تشریح بیان کی۔

پروگرام کے آخر میں مجموعی طور پر پوزیشن حاصل کرنے والی ٹیموں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

محترمہ نیشنل صدر صاحبہ نے تمام حصہ لینے والی ممبرات کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام کو پہنچا اور آخر میں حاضرین کی ضیافت کا بھی اہتمام کیا گیا۔

(مرسلہ: مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ ناروے)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ — مطبع: ضیاء الاسلام پریس — مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ — قیمت 5 روپے

36

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جاپان

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جاپان میں منعقدہ استقبالیہ تقریب سے خطاب

ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ نے تعلیم دی ہے کہ جو دوسرے کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کی ناشکری کرتا ہے

دین کی تعلیمات ہر سطح پر پیار، محبت اور اخوت پر مبنی روشن راہ کی طرف رہنمائی کرتی ہیں

ہماری بیوت بنی نوع انسان کو تکلیف کیلئے نہیں بلکہ تمام لوگوں کی سلامتی اور محبت کیلئے بنائی جاتی ہیں

آج میری زندگی کا بہترین دن ہے کہ میں نے دنیا کے غیر معمولی مقدس انسان کو دیکھا ہے مہمانوں کے تاثرات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

9 نومبر 2013ء

(حصہ دوم آخر)

تمام معزز مہمانان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت ہو۔

سب سے پہلے اس موقع پر میں تمام مہمانوں کا آج کی شام اس استقبالیہ کی دعوت قبول کرنے پر شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ جاپان میں احمدیہ (۔) جماعت کے ممبرز کی تعداد بہت تھوڑی ہے اور ہمارے ان ممبرز میں سے جو یہاں مقیم ہیں اکثریت کا تعلق پاکستان سے ہے یا پھر ان کا تعلق غیر جاپانی اقوام سے ہے۔ لیکن اس کے باوجود آپ اس تقریب میں شامل ہوئے اور یقیناً یہ آپ کی کشادہ دلی اور نرم دلی اور محبت کا ثبوت ہے۔ آپ کا یہ عمل اس لحاظ سے بھی قابلِ تعریف ٹھہرتا ہے کہ آپ ایسے وقت میں جب ...... کے متعلق ساری دنیا میں خوف اور عدم اعتمادی کی فضاء پھیلی ہوئی ہے ایک ایسی تقریب میں شامل ہوئے ہیں جس کی میزبانی ایک (......) فرقہ کر رہا ہے۔ پس یہ ساری باتیں ذہن میں رکھتے ہوئے نہایت ضروری ہے کہ میں آپ سب کا شکریہ ادا کروں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس معاشرے میں شکریہ کہنا یا خوش اخلاقی کے طور پر دوسرے کی قدر شناسی کرنا ایک معمول کی بات ہے۔ تاہم ایسے لوگ جو (دین) کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں وہ صرف رسمی طور پر شکریہ نہیں ادا کرتے بلکہ وہ اس لئے ایسا کرتے ہیں کہ ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ جو شخص دوسرے کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتا ہے۔ پس ایک سچے (مومن) کیلئے شکریہ کا اظہار کرنا اس کے ایمان کا لازمی جزو ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

(دین) کی سچی تعلیمات اس قدر کامل اور خوبصورت ہیں کہ وہ ہر سطح پر مومنین کی پیار، محبت اور اخوت پر مبنی روشن راہ کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ تاہم افسوس ہے کہ (۔) کا ایک بڑا گروہ ایسا ہے جو ان تعلیمات کو بھول چکا ہے اور غلط کاموں میں پڑ گیا ہے۔ نام نہاد مذہبی (۔) ان کے رہنما ہیں جو خالصتاً ذاتی اغراض اور ذاتی مفادات کو حاصل کرنے کیلئے ان کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ایسے نام نہاد (۔) کی طرف سے دی گئی تعلیم کا (دین) کی حقیقی اور شاندار تعلیمات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں لیکن اس کے باوجود ان حرکتوں کے لئے وہ (دین) کو جواز بناتے ہیں۔ جبکہ (دین حق) کا مطلب ہی امن اور بھائی چارہ ہے۔ عربی لفظ جس سے اسلام نکلا ہے اس کا مطلب امن، سلامتی، پیار اور ہمدردی پھیلانا ہے۔ اور یہی تعلیمات (دین) کی حقیقی تعلیمات ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

پھر اللہ تعالیٰ نے (مومنوں) کو یہ خوبیاں صرف خود اپنانے کا حکم نہیں دیا بلکہ اس امن، پیار اور محبت کو ساری دنیا میں پھیلانے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پیار اور محبت کی ان تعلیمات پر اس قدر زور دیا ہے کہ اس کا حکم ہے کہ ایک (مومن) کو اپنے سخت ترین دشمن کے خلاف بھی بے انصافی کا مرتکب نہیں ہونا چاہئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قسم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔" (سورۃ المائدہ:9)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

پھر عدل و انصاف کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی ایک اور آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر انصاف کے قیام کیلئے گواہی دیں خواہ انہیں اپنے نفسوں، اپنے والدین یا اپنے پیاروں کے خلاف ہی گواہی دینی پڑے۔ پس انصاف کے یہ اعلیٰ معیار ہیں جن کی قرآن کریم نے تعلیم دی ہے اور جو ہر قسم کے ظلم کے خاتمہ کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ اور یہی اسلام چاہتا ہے۔ پورے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے پیار، محبت اور ہم آہنگی کا درس دیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

آج دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ بعض نام نہاد (۔) خوفناک اور ظالمانہ جرائم میں ملوث ہیں۔ خود کش دھماکوں اور دہشت گردی کے حملوں کے ذریعہ بلاتمیز معصوم عورتوں اور بچوں کو قتل کر رہے ہیں۔ انتہائی دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ یہ لوگ ایسے گھناؤنے فعل کر رہے ہیں۔ یقیناً یہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں وہ (دینی) تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔ درحقیقت قرآن کریم تو فرماتا ہے کہ ایک معصوم جان کو مارنا پوری انسانیت کو مار دینے کے مترادف ہے۔ پس جیسے بھی حالات ہوں ایک (مومن) کو اس قسم کے مظالم ڈھانے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

ایک جرم جس کو (دین) نے قتل سے بھی زیادہ سنگین قرار دیا ہے وہ فتنہ و فساد پیدا کرنا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فساد پھیلانے والے جس قدر نقصان پہنچاتے ہیں اس کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ فتنہ فساد بآسانی شدت پکڑ لیتا ہے جو سوسائٹی کے کسی بھی طبقہ کو نشانہ بنا کر بڑی بڑی لڑائیوں کا باعث بنتا ہے خواہ وہ ایک خاندان ہو، کوئی شہر یا قصبہ ہو یا پھر اس سے بھی بڑھ کر اس کا تعلق مختلف قوموں کے باہمی تعلقات سے ہو۔ اور ایسی لڑائیوں کا نتیجہ فریقین میں کشت و خون اور ظلم و ستم کی صورت میں سامنے آ سکتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو فساد برپا کرتے ہیں وہ ایسے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں جس کی سنگینی ایک ناحق قتل سے بھی زیادہ ہے۔ لہٰذا (دین) کی یہی خوبصورت تعلیمات ہیں جن پر جماعت احمدیہ کاربند ہے اور ساری دنیا میں ان تعلیمات کو پھیلاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

آپ کو یہ گمان نہ ہو کہ ہماری تعلیمات (دین حق) کی کوئی نئی شکل ہیں یا (دین) کی تعلیم سے کوئی مختلف تعلیم ہے۔ بلکہ درحقیقت یہ بانی اسلام حضرت محمد ﷺ کی ہی تعلیمات ہیں۔

...... پس انہی مقاصد کو پورا کرنے کیلئے ہم احمدی (۔) (بیوت) بنا رہے ہیں، مشن ہاؤسز کا قیام کر رہے ہیں اور جب بھی اور جہاں بھی پہنچ سکتے ہیں اپنے اس پیغام کی (دعوت) کرتے ہیں۔ ہماری (بیوت) امن کی علامت ہیں اور روشنی کی کرنیں ہیں جو اپنے گرد و نواح کو روشن رکھتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

پس ہماری (بیوت) میں حقوق اللہ کی ادائیگی کے علاوہ حقوق العباد کی ادائیگی بھی کی جاتی ہے اور وہاں انسانیت اور حاجتمندوں کی خدمت کے لئے سکیمیں تیار کی جاتی ہیں۔ پس ہماری (بیوت) بنی نوع انسان کو تکلیف پہنچانے کیلئے نہیں بنائی جاتیں بلکہ اس کے برعکس تمام لوگوں کی سلامتی کیلئے اور ان سے محبت کرنے کیلئے بنائی جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اگر ہم اسلام کی ابتدائی تاریخ پڑھیں تو آنحضرت ﷺ کی نبوت کے پہلے 13 برس میں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے پیروکار کفار مکہ کے ہاتھوں بہیمانہ مظالم کا شکار رہے۔ اس مستقل ظلم کی وجہ سے بالآخر رسولِ کریم ﷺ مدینہ ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے۔ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کو ان کے گھروں سے نکال دیئے جانے کے باوجود بھی امن سے رہنے نہ دیا گیا بلکہ اٹھارہ ماہ

بعد ہی کفار مکہ اسلام کو جڑ سے ختم کرنے اور رسول کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کو جان سے مار دینے کی کوشش میں جنگ کیلئے نکل کھڑے ہوئے۔ ان حالات میں مکہ کی طاقتوں کو جواب دینے کیلئے اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم ﷺ کو مسلمانوں کی فوج تیار کرنے کا حکم فرمایا۔ تاہم اس حکم میں بھی اسلام کی خوبصورتی کی ایک ایسی روشن مثال تھی جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ جنگ کی اجازت اس لئے دی گئی ہے کہ وہ لوگ جو مسلمانوں کو قتل کرنا چاہتے ہیں وہ صرف اسلام کے خلاف نہیں بلکہ تمام مذاہب کے خلاف ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر مسلمانوں نے ان کے حملہ کا جواب نہ دیا تو پھر نہ یہودیوں کی عبادت گاہ، نہ کلیسا، نہ مندر غرضیکہ کوئی بھی عبادتگاہ محفوظ نہ رہے گی۔ پس اس دفاعی جنگ کی اجازت تمام مذاہب کے لوگوں کی حفاظت کا ایک ذریعہ تھی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

چنانچہ دنیا میں جب بھی اور جہاں بھی جماعت احمدیہ (بیت) تعمیر کرتی ہے تو ہم اس یقین اور ایمان کے ساتھ ایسا کرتے ہیں کہ ہر مذہب کی عبادتگاہ کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔ نیز ایک خدا کی پرستش کیلئے بنائی جانے والی ہماری (بیوت) کے دروازے تمام مذاہب کے لوگوں کیلئے ہمیشہ کھلے ہیں۔ یقیناً ہماری (بیوت) اور ہماری تعلیمات مکمل طور پر امن، پیار اور محبت سے بھری ہوئی ہیں۔ ہم مشکل زدہ اور تکلیف میں مبتلا تمام لوگوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں اور ان کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ان کی تکالیف دور کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہی حقیقی (دین) ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

آج دنیا میں لوگ ہر موقع پر ایک دوسرے پر انگلیاں اُٹھا رہے ہیں اور ایک دوسرے پر دنیا کے عدم استحکام اور اس کے امن کی تباہی کا الزام لگا رہے ہیں۔ اور سیاسی سطح پر بھی بعض قومیں دوسری قوموں کو ایسا کرنے پر ملزم ٹھہرا رہی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

انتہائی افسوس کی بات ہے کہ بعض (۔) ممالک تصادم کی وجہ سے زبوں حالی کا شکار ہو گئے ہیں۔ ان کے رہنما اور عوام ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں۔ وہ سخت قتل و غارت میں پڑ گئے ہیں جبکہ وقت کی ضرورت ہے کہ امن کا قیام ہو اور ایک دوسرے پر غیر ضروری الزام تراشی اور تنقید کو روکا جائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

بعض نام نہاد (۔) کے ظلموں کو دیکھ کر یقیناً آپ میں سے اکثر (دین) کے بارے میں تحفظات رکھتے ہوں گے یا (دین) سے خوفزدہ ہوں گے اور (دین) کو دہشت گردی کا مذہب سمجھتے ہوں گے۔ لیکن (دین) کی سچائی اور حقیقت وہی ہے جو میں نے آپ کے سامنے بیان کی ہے نہ کہ وہ جو بالعموم پیش کی جاتی ہے۔ (دین) سختی اور شدت پسندی کا مذہب نہیں ہے اگرچہ اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بعض نام نہاد (۔) کے بیچ انتہائی ضرر رساں اور غلط عقائد نے جنم لے لیا ہے۔ جو وہ کہتے ہیں اور جو وہ کرتے ہیں بالکل غلط ہے۔ اس کے بعد یہ کہنا کہ (دین) ظلم و بربریت کا مذہب ہے سراسر ناانصافی ہے۔ پس جب یہ کہا جاتا ہے کہ (دین) دہشت گردی اور انتہاپسندی کا مذہب ہے تو اس سے احمدیوں کو اور دیگر (۔) کو جو (دین) کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں بے پناہ دکھ اور تکلیف پہنچتی ہے۔ لہٰذا (دین) کو برا اور ظالم مذہب کہہ کر لوگوں کو معصوم (۔) کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچانی چاہئے جبکہ سچائی کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

احمدیہ (۔) جماعت کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے میں لوگوں کو اور دنیا کی قوموں کو مستقل خبردار کرتا رہا ہوں کہ یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہم اس دور میں نفرت پھیلانے اور ایک دوسرے کے مابین کینوں کو ہوا دینے کی بجائے پیار اور محبت کا پیغام پھیلائیں۔ آج وقت کی ضرورت ہے کہ ہم مفاہمت کی روح کے ساتھ آگے قدم بڑھائیں۔ اگر ہم امن کے حقیقی سفیر نہ بنے تو دنیا میں ایک ناگہانی آفت آسکتی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس دور میں بعض چھوٹے ممالک کے پاس بھی ایٹمی ہتھیار موجود ہیں اور ممکن ہے کہ یہ ہتھیار انجام کار دہشت گردوں کے ہاتھ چڑھ جائیں جو ان ہتھیاروں کے تباہ کن اثرات سے بالکل بے خبر اور لاپرواہ ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ میں دنیا کو سنگین خطرات سے آگاہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ پس میں آپ سب سے بھی یہی گزارش کروں گا کہ دنیا میں امن کے فروغ کیلئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اپنی اپنی پارٹیوں کو بھی مطلع کریں کہ ظلم اور تشدد کے راستہ پر چلنے کی بجائے اور ایک دوسرے کو نفرت کی نظر سے دیکھنے کی بجائے ہمیں پیار، محبت اور آشتی کی نظر سے ایک دوسرے کو دیکھنا چاہئے۔ جہاں کہیں بھی ظلم نظر آئے ہمیں اس کے فوری خاتمہ کیلئے کوششیں کرنی چاہئیں۔ جاپانی قوم اور جاپانی لیڈرز ان لوگوں میں سے ہیں جو باقی قوموں کی نسبت دنیا میں امن کی ضرورت کو احسن رنگ میں سمجھ سکتے ہیں۔ آپ لوگ ایٹم بم کے تباہ کن اثرات اور اس کے نتیجہ میں ہونے والی خون ریزی کا بخوبی علم رکھتے ہیں۔ آپ لوگ جدید دور کی جنگ کاری کے خوفناک نتائج کو سب سے بہتر سمجھتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

پس میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی اقوام اور دنیا کے رہنماؤں کو حکمت سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ معاشرے میں موجود ظلم و بربریت کے عناصر کو ان کی گھناؤنی حرکات سے باز رکھنے کیلئے اجتماعی کوشش کی جائے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

باجودیکہ ہر گورنمنٹ کا دعویٰ ہے کہ وہ ہر قسم کے ظلم کو ختم کرنا چاہتی ہے اور دنیا کو تباہی سے بچانا چاہتی ہے واضح طور پر ہماری آنکھوں کے سامنے دنیا میں دو اتحادی گروپ بن رہے ہیں۔ ایک دوسرے کے مخالف یہ اتحادی گروپ ایک دوسرے کے خلاف دعوے کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور ان کے بیانات کی وجہ سے دن بدن ان کے مابین کھچاؤ میں مزید اضافہ ہوتا چلا رہا ہے۔ ان حرکات کا ممکنہ نتیجہ صرف یہی ہوگا کہ عداوتوں میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا اور امن ایک دور کا خواب بن کر رہ جائے گا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛۔

پس میں پھر دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو حکمت اور دانائی عطا فرمائے۔ میری دعا ہے کہ نفرت اور بغض پھیلانے کی بجائے تمام پارٹیاں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھیں اور ہر قسم کے شر کے خاتمہ کیلئے اجتماعی کوشش کریں تاکہ ہماری آنے والی نسلیں ناقابلِ بیان تباہی سے محفوظ رہیں جو کسی بھی ملک کی طرف سے ایٹمی ہتھیار استعمال کرنے کے نتیجہ میں لازماً آئے گی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛۔

آخر پر میں آپ سب کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرتا ہو جو آپ وقت نکال کر اس تقریب میں شامل ہوئے اور میری باتیں سنیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب پر اور اس عظیم جاپانی قوم پر فضل فرمائے۔ آپ سب کا شکریہ۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

جونہی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ختم ہوا۔ تمام مہمان کافی دیر تک تالیاں بجاتے رہے۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

مہمانوں سے ملاقات

ڈنر کے بعد تمام مہمان باری باری حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملے۔ اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ ممبران پارلیمنٹ اور دوسرے سرکردہ افراد بھی حضورانور سے ملنے کے لئے اپنی باری کے انتظار میں قطار میں کھڑے تھے۔ ہر ایک نے درخواست کر کے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوائی۔ حضورانور نے ازراہ شفقت ہر ایک سے گفتگو فرمائی۔ ہر ایک آج کی اس ملاقات کو اپنے لئے ایک سعادت سمجھتا تھا۔

اس موقعہ پر مہمانوں کی خدمت میں جو تعارفی لٹریچر پیش کیا گیا۔ ان مہمانوں نے انتہائی عقیدت کے ساتھ اس لٹریچر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستخط کروائے۔ مہمان مرد خواتین حضور انور کے پاس آتے اور درخواست کرتے کہ حضور انور اس پر اپنے دستخط کر دیں۔ چنانچہ حضورانور ازراہ شفقت اپنے دستخط فرماتے اور یہ سلسلہ پونے نو بجے تک جاری رہا۔

ہر آنے والا مہمان حضور انور کے بابرکت وجود سے فیضیاب ہوا اور ہر ایک حضور انور کی شخصیت اور حضورانور کے خطاب سے انتہائی متاثر ہوا۔

اس پروگرام کے بعد پونے نو بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے ہال میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات

اس استقبالیہ تقریب میں آنے والے مہمان اپنے تاثرات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

☆**Mr Yoshiaki Shouji** صاحب کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر، ممبر سٹی پارلیمنٹ اور متاثرین کے کیمپ کے انچارج تھے۔ ایک ہزار کلومیٹر کا سفر کر کے حضورانور سے ملاقات اور اظہار تشکر کیلئے حاضر ہوئے تھے۔ انہوں نے اظہارِ خیال کیا:۔

خلیفۃ المسیح کا خطاب محبت اور امن کا پیغام ہے اور ہم اپنے آپ کو خوش قسمت محسوس کر رہے ہیں کہ ہم اس مقدس موقع پر موجود تھے۔

موصوف نے کہا کہ: آج میری زندگی کے بہترین دنوں میں سے ایک ہے کہ **میں نے دنیا کے غیر معمولی مقدس انسان کو دیکھا ہے،** ان کا خطاب سنا ہے اور اس یقین پر پہنچا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے امام اور ان کی تعلیمات میں ہی دنیا کے امن کا راز چھپا ہوا ہے۔

☆Mr Kawamura ناگویا کے میئر ہیں۔ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شخصیت کے متعلق کہا:

آپ ایک نہایت خوبصورت انسان ہیں، بلکہ آپ کے خیالات بھی اتنے ہی خوبصورت ہیں اور آپ جیسے لوگ ہیں جنہیں نوبیل انعام ملنا چاہئے۔

انہوں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں کیا کروں کہ آپ سے دوستی اور تعلق قائم رہے۔ اس پر حضور انور نے دست مبارک آگے بڑھایا اور میئر کو شرف مصافحہ بخشا اور فرمایا کہ جب ہم دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں تو پھر واپس نہیں کھینچتے۔

ناگویا اور لاس اینجلس sister cities ہیں۔ جماعت احمدیہ جاپان کی طرف سے شائع کردہ تعارفی فولڈر میں لاس اینجلس کے میئر کی بھی تصویر تھی۔ ناگویا کے میئر نے حضور انور کو بتایا کہ وہ کچھ دنوں تک لاس اینجلس جارہے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لاس اینجلس کے میئر سے میرے بارہ میں ذکر کریں۔ وہ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں۔

☆صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mrs Higashi نے کہا:۔

وہ خود کو خوش قسمت سمجھتی ہیں کہ آج کی اس مجلس میں موجود تھیں۔ امام جماعت احمدیہ کے خوبصورت انداز بیان اور (دین حق) کے خوبصورت پیغام نے دلوں پر اثر کیا ہے۔

☆Mr Akio Najima ایک مشہور وکیل ہیں۔ انہوں نے ناگویا ریسیپشن کے موقع پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں جماعت احمدیہ کے سربراہ کو جاپان میں خوش آمدید کہتے ہوئے دل کی گہرائیوں سے اپنے محبت اور تشکر کے جذبات کا اظہار کرتا ہوں۔ 1951ء کی سان فرانسسکو میں ہونے والی کانفرنس میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی عظیم الشان تقریر نے اس تعلق کی بنیاد رکھتے ہوئے فرمایا تھا کہ **'جاپان سے عدل اور جاپان کا امن دنیا کیلئے بہت اہم ہے کیونکہ مستقبل میں جاپان عالمی امن اور عالمی سیاست میں اہم کردار ادا کرنے والا ہے۔'** جاپان میں آنے والے زلزلوں اور سونامی کے بعد جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت ہمارے لئے ناقابل فراموش ہے۔ افراد جماعت احمدیہ کا کردار اور مزاج اور جس ملک میں رہتے ہیں اس کی خدمت کا جذبہ اس جماعت کو ساری دنیا میں ممتاز بناتا ہے۔

موصوف نے کہا کہ جماعت احمدیہ ایک امید کا پیغام امن اور محبت کا نام ہے اور افراد جماعت احمدیہ کی خوبیاں لندن سے تشریف لانے والے امام جماعت احمدیہ کی تعلیمات اور ان کی ذات کے اثرات ہیں۔ میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ آپ کی لیڈر شپ اور جماعت احمدیہ کا کردار عالمی امن اور دنیا میں محبتیں پھیلانے کیلئے بہت ضروری ہے۔

موصوف نے کہا کہ آج ہم نے (دین حق) کا ایک خوبصورت چہرہ دیکھا ہے اور اس یقین پر پہنچے ہیں کہ اگر دنیا کسی ایک ہاتھ پر جمع ہوسکتی ہے تو وہ جماعت احمدیہ کے امام کا ہاتھ ہی ہوسکتا ہے۔

☆ایمنسٹی انٹرنیشنل ناگویا کے عہدیدار Mr Nakashima Masato نے کہا:

آج کے خطاب سے امید کی کرن پیدا ہوئی ہے کہ انسانیت کی فکر اور درد رکھنے والے لوگ ابھی دنیا میں موجود ہیں۔

☆Yoshio Iwamura جو کہ ایک عیسائی پادری ہیں انہوں نے کہا:

حضرت خلیفۃ المسیح کی غیر معمولی فکری صلاحیت اور ساری دنیا کے مسائل کے حل کی خواہش ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ صرف جماعت احمدیہ کے نہیں بلکہ پوری دنیا کے حقیقی لیڈر اور امام ہیں۔

☆ناگویا کے ساحلی علاقہ چیتاہانو سے آنے والے جاپانی **شہری مسٹر یامازاکی ہیرویوکی (Mr Yama Zaki Hiroyoki)** نے کہا:

آج کی خوبصورت مجلس اور حضور انور کی امن و آشتی کے قیام اور پرامن ماحول پیدا کرنے کی مساعی پر مبنی تقریر بہت قابل ستائش ہے۔ آپ کی باتوں سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ (دین حق) بہت خوبصورت مذہب ہے جبکہ اس کو بدنام کیا جارہا ہے۔

☆شمالی جاپان سے آنے والے ایک ڈاکٹر 'چیدا تاکایوکی' (Chida Takayuki) نے کہا:

آج کی مجلس سے دل کو بہت خوشی ہوئی ہے۔ حضور کی آنکھوں میں ایک عجیب نور ہے اور آپ کو دیکھ کر ایک عجیب پُرکشش شخصیت کا احساس ہوتا ہے۔ میری درخواست اور خواہش ہے کہ حضور بار بار جاپان آتے رہیں اور شمالی جاپان بھی تشریف لائیں۔

☆مسٹر کانیکو توموہیرو (Mr Kaneko Tomohiro) ایک انشورنس کمپنی کے چیف ایگزیکٹو آفیسر ہیں۔ انہوں نے کہا:

مجھے آج کی مجلس میں بہت خوشی ہوئی ہے۔ میں گزشتہ دس سال سے دنیا کے عجیب حالات اور جنگ عظیم کے بادل امڈتے نظر آتے اور فکرمند کرتے تھے۔

موصوف نے کہا کہ آج حضور کی باتیں سن کر دل کو بہت خوشی ملی کہ انسانی ہمدردی اور باہمی مؤاخات کے قیام کیلئے آپس کی نفرتیں اور فاصلے نہ بڑھائے جائیں۔ اگر ایسا ہوتا رہا تو دنیا واقعی ایک خطرناک دور میں داخل ہوجائے گی۔

☆ ناگویا کے ایک پرنٹنگ کمپنی کے مالک **مسٹر اوئے نو ہیروشی (Mr Veno Hiroshi)** نے کہا:

آج حضور سے ملاقات کرکے بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ کی پُرکشش شخصیت ایک عجیب روحانی طاقت سے بھرپور نظر آتی ہے۔ جماعت احمدیہ کی انسانیت کیلئے خدمات واقعی جاپانیوں کیلئے قابل قدر ہیں۔ جماعت احمدیہ انسانوں کی خدمت ایسے ایسے کام کرتی ہے جو جاپانی افراد خود نہیں کرسکتے۔ انہوں نے بتایا کہ میرا جماعت احمدیہ جاپان کے ساتھ قریباً تیس سال سے زائد عرصہ سے رابطہ ہے۔

☆مسٹر آکوتسو ماسایوکی (Mr Akutsu Masayuki) محقق برائے اسلامک ورلڈ، پی ایچ ڈی اور ٹوکیو یونیورسٹی کے ریسرچر ہیں۔ وہ کہتے ہیں:

آج کی مجلس بہت خوبصورت تھی۔ (دین حق) کی یہ تعلیم باہمی اخوت و ہمدردی کی ضامن اور انسانی قدار کی محافظ ہے۔ اسے دنیا میں پھیلانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مثلاً قرآن کریم کی یہ تعلیم کہ ''جس نے ایک انسان کا خون کیا گویا اس نے تمام انسانیت کا خون کیا'' بہت خوبصورت ہے اور اس کو دنیا میں پھیلانے کی ضرورت ہے۔

☆ناگویا کے ایک پریس رپورٹر مسٹر ساتو یوجی (Mr Sato Yuji) نے کہا کہ:

جاپان میں ناگویا کے قریب شہر تسوشیما (Tsu Shima) میں قیام (بیت) کے ذریعہ ہر ایک انسان کیلئے بلاتفریق رنگ ونسل ہدایت کی راہ کھولنے کی خبر سن کر بہت خوشی ہوئی۔ احمدیت کی جنگ کے برعکس امن و آشتی کی تعلیم بہت خوبصورت اور دلکش ہے۔

☆اس موقع پر جماعت کے تعارف پر مشتمل ایک کتاب مہمانوں کو دی گئی۔ بہت سے لوگوں نے حضور انور سے اس کتاب پر آٹوگراف کی درخواست کی جس پر حضور انور نے ازراہ شفقت دستخط فرمائے۔

ایک سکول کے پرنسپل Mr. Uto Yasuhiro نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب سن کر کہا کہ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حضور کا پیغام اپنے سکول کے بچوں کو تفصیل کے ساتھ نہ بتاؤں تو یہ ناانصافی ہوگی۔ (دین حق) جو پہلے منفی تصور تھا۔ حضور انور کے خطاب نے اسے بالکل تبدیل کردیا ہے۔

موصوف نے کہا کہ میں دنیا کے موجودہ حالات کے بارہ میں پریشان تھا۔ **آج مجھے اس بات کی تسلی ہوئی ہے کہ دنیا کی رہنمائی کرنے والے کوئی انسان تو موجود ہے۔** اگر یہ پیغام دنیا تک نہ پہنچے تو دنیا تیسری عالمی جنگ کی بہت بڑی غلطی میں مبتلا ہوسکتی ہے۔

انٹرنیشنل اکیڈمی، ٹرانسلیشن ادارہ کے **انچارج Mr. Saski Kenji** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

حضور کے چہرہ میں بہت کشش ہے اور مجھے روحانیت نظر آتی ہے جاپانی سوسائٹی (دین) سے بہت دور ہے ان کو (دین) کا کوئی پتہ نہیں ہے آج یہ بہت اچھا موقع تھا کہ جاپان میں ایسا پروگرام کیا گیا۔ آج مجھے پہلی بار (دین حق) کا پتہ لگا ہے کہ اس کی تعلیم کتنی اچھی ہے۔ آج خلیفۃ المسیح کے خطاب سے جاپانی قوم کو بہت فائدہ پہنچے گا۔

ایک وکیل Mr. Aoyama نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اب تک ہم نے T.V اور اخباروں میں (دین حق) کے بارہ میں یہی سنا تھا کہ (۔) دہشت گرد ہیں۔ (دین حق) کی انتہائی خوفناک تصویر ہمارے سامنے تھی۔

آج (دین حق) کے لیڈر خلیفۃ المسیح کی زبان سے (دین حق) کی اصل اور حقیقی تعلیم سنی ہے تو میرا ذہن (دین حق) کے بارہ میں بالکل تبدیل ہوگیا ہے۔ دنیا میں امن کا قیام کیسے ہوسکتا ہے۔ وہ مجھے آج پتہ لگا ہے۔

موصوف نے کہا میں نے عموماً کسی پارٹی میں مختلف مذاہب کے لوگ نہیں دیکھے۔ یہاں آکر حیرت ہوئی ہے کہ بدھسٹ بھی ہیں۔ عیسائی بھی ہیں اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی ہیں۔ تمام مذاہب کی یہاں نمائندگی ہے۔ آپ نے سب کو اکٹھا کرلیا ہے۔

بقیہ صفحہ 6 تدریس سے وابستہ غلط تصورات

کے اندر یہ احساس دوسروں کی نسبت زیادہ جلدی اور زیادہ آسانی سے پیدا ہوسکتا ہے کہ وہ علمی طور پر کسی موضوع پر حاوی ہوگیا ہے۔ اس کی وجہ بڑی سادہ ہے۔ استاد ہر روز سالہا سال تک ایک ہی کلاس میں ایک ہی عمر کے قریباً ایک ہی جیسا علمی پس منظر رکھنے والوں سے مخاطب ہوتا ہے۔ ایک اوسط درجہ کا استاد بھی دو تین سالوں میں اتنی علمی استعداد پیدا کرسکتا ہے کہ وہ اپنے تمام طلبا کو پوری طرح مطمئن کرنے کے قابل ہو جائے اور ان کے تمام متعلقہ سوالوں کا جواب بآسانی دے سکے۔ یہ صورت حال لامحالہ اس کے اندر ایک ایسا اطمینان اپنی علمی قابلیت کے متعلق پیدا کرتی ہے جو درست بھی ہوتب بھی مزید علمی ترقی کے راستے میں ایک روک ضرور بن جاتا ہے۔ اس احساس کو مٹانے کے لئے مختلف اور نئے مواقع ایسے تلاش کرنے کی ضروری ہوتی ہے جہاں ہمیں اپنی علمی حیثیت اور دوسروں کی اپنی اپنی شعبہ میں علمی فوقیت کا احساس اجاگر ہو۔ اور یہ احساس بالعموم ترقی کیلئے مہمیز کا کام کرتا ہے۔ اس احساس کو ہمیشہ پوری طرح زندہ رکھنا مشکل ہوتا ہے۔ اس کا ایک مؤثر ذریعہ نماز اور ذکر الٰہی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور تمام غلطیوں اور غلط تصورات سے محفوظ رکھے۔

مکرم محمود احمد اشرف صاحب

تدریس سے وابستہ پانچ غلط تصورات

کسی بھی شعبہ زندگی میں ترقی کرنے کے لیے ایک کوشش یہ کی جاتی ہے کہ اس میں غلطیوں کے امکانات کو کم سے کم کیا جائے۔ اس سلسلے میں پہلا قدم امکانی غلطیوں کا شعوری علم حاصل کرنا ہوتا ہے۔ یہ علم پھر دعا اور کوشش کی طرف ہمیں راغب کرتا ہے۔ ذیل میں شعبہ تدریس سے متعلق بعض ایسے ہی امکانی غلط تصورات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور بہت مختصر طور پر ان سے بچنے کے کچھ طریق بتائے گئے ہیں۔

(1) لمبے تدریسی تجربے کے بعد تیاری تدریس کی ضرورت نہیں ہوتی

ایک لمبے عرصہ تک تدریس کے بعد استاد اپنے سبق پر بڑی حد تک حاوی ہو جاتا ہے۔ وہ نہ صرف اس علم سے واقف ہوتا ہے جو اس نے طلبا کو دینا ہوتا ہے بلکہ وہ اپنے نصاب سے متعلقہ اور غیر متعلقہ معلومات بھی رکھتا ہے اور یہ علمی وسعت اس کے اندر یہ احساس پیدا کرتی ہے کہ اسے روزانہ کلاس میں جانے سے پہلے سبق کی تیاری کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے۔ یہ احساس بڑی حد تک طبعی بھی ہے جسے ہم شاید مکمل طور پر ختم بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن اس احساس کے نتیجے میں سبق کی تیاری نہ ہونے کا بہرحال نقصان ہوتا ہے۔ سبق کی تیاری سے ہماری مراد نئی معلومات کا حصول نہیں ہے بلکہ معلومات کو طلبا کے سامنے پیش کرنے کی تیاری ہے۔ اس تیاری کے بہت سے حصے ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ جو معلومات پیش کی جانی ہیں وہ اس وقت ذہن میں مستحضر ہوں۔ یعنی ایسا بارہا ہوتا ہے کہ آپ ایک موضوع پر وسیع علم رکھتے ہیں لیکن بیان کرنے کے موقع پر اصل ضروری بات ان کہی ہی رہ جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ ضروری علم آپ کے لاشعور سے شعور میں حاضر نہیں ہوا۔ پس شعوری ذہن میں معلومات کا مستحضر ہونا بہت ضروری ہے جس کے لیے سبق کی تیاری کی ضرورت ہے۔

معلومات کے مستحضر ہونے کے بعد ہمیں دیکھنا یہ چاہئے کہ ان میں سے کون کون سی بات بیان کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی علمی وسعت کا احساس بالعموم ہمیں اس کے ایسے اظہار کی طرف راغب کرتا رہتا ہے جس کی طلبا کو یا تو ضرورت نہیں ہوتی یا ان کی سطح سے زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ عدم دلچسپی کے باعث اس پر اپنی توجہ مرکوز نہیں کر سکتے اور ہمیں نہ صرف طلبا کی اس کیفیت کا احساس نہیں ہوتا بلکہ ہم اس بات پر خوش ہو رہے ہوتے ہیں کہ ہم ٹھوس علمی گفتگو سے اپنے طلبا کو مستفید کر رہے ہیں۔ حالانکہ بغور دیکھا جائے تو لیکچر میں بہت سی باتیں طلبا کی ضروت کے لحاظ سے لغو ہوتی ہیں۔ پس استاد کا کمال یہ ہے کہ وہ روزانہ اپنے اسباق میں لغو کو الگ کرنے کے لیے اس کی تیاری کرے۔ اور طلبا کے نکتہ نظر سے ان معلومات کا انتخاب کرے جن کا دینا ضروری ہے۔ اسی طرح سبق کی تیاری سے مراد طلبا کی توجہ کو پوری طرح سبق پر مرکوز کرنے کے لیے ایک ماحول کا پیدا کرنا بھی ہے۔ یہ ماحول طلبا سے ایک سوال کر کے بھی پیدا کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ تدریس کا یہ طریق آنحضرت ﷺ نے بڑی کثرت سے استعمال فرمایا ہے۔ سوال ایسا ہونا چاہئے جس کے نتیجے میں طالب علم کا موضوع سے ایک ذاتی تعلق پیدا ہو جائے۔ اس ذاتی تعلق کی ہی ایک عام فہم اور معروف شکل یہ ہے کہ طالب علم کو معلوم سے نا معلوم کی طرف لے جایا جائے۔ استاد جب ایک ایسی بات سے اپنے لیکچر کا آغاز کرتا ہے جو طالب علم کو معلوم ہے تو موضوع سے اس کی اجنبیت دور ہو جاتی ہے اور وہ نا معلوم کی طرف متوجہ ہونے اور اسے قبول کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے لیے تیاری کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور سبق کی ایسی ہی تیاری ہے جس کو نظر انداز کرنا ہماری غلطی ہوتی ہے۔

(2) تیاری کے بعد لیکچر دے دینا استاد کی واحد ذمہ داری ہے

تیاری کے بعد لیکچر دینا بے شک استاد کی اصل اور اہم ترین ذمہ داری ہے اور یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ دنیا کے بہت سے ممالک میں یہ ابتدائی ذمہ داری بھی احسن طریق پر نہیں نبھائی جاتی۔ لیکن ایک عمدہ تدریسی نظام میں یہ سمجھنا کہ استاد کی صرف یہی ذمہ داری ہے کہ وہ تیاری کے بعد لیکچر دے دے ایک غلطی ہوگی۔ اس غلط تصور کے پس منظر میں ہماری ایک سے زیادہ غلط فہمیاں کارفرما ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ تمام طالب علم واقعی طلب علم کا یکساں شوق اور یکساں قابلیت رکھتے ہیں اور وہ دوران تدریس پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنے سبق کی طرف متوجہ ہیں۔ اسی طرح یہ کہ سب کو بات پوری طرح سمجھ میں آ گئی ہے۔ نیز یہ کہ سب طالب علم کلاس کے بعد اپنا کام مکمل کرتے ہیں۔ حالانکہ ان میں سے کوئی ایک بات بھی درست نہیں ہے۔ زمینی حقیقت یہ ہے کہ بہت سے طلبا میں شوق کو ابھارنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ عدم دلچسپی عدم توجہ کا باعث بنتی ہے۔ اس لیے طلبا کی توجہ حاصل کرنا استاد کی بہت ہی بڑی ذمہ داری ہے۔ بعض طلبا جذباتی عدم توازن اور عدم آسودگی کے باعث کلاس روم میں اکثر وقت اپنے سبق پر توجہ دے ہی نہیں پاتے۔ ایسے طلبا کی مدد کرنا ایک اور اہم ذمہ داری ہے۔ دوسری طرف یہ بھی بہت بڑی حقیقت ہے کہ کوئی طالب علم بھی ایسا نہیں ہوتا جو سرے سے پڑھنا ہی نہیں چاہتا۔ پس جب تمام طلبا پڑھنا چاہتے ہیں مگر پھر بھی پڑھ نہیں سکتے تو ان حالات میں استاد کے کردار کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور اگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ لیکچر دینا کافی ہے تو ظاہر ہے کہ یہ ایک غلط تصور ہے۔ یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ اب دنیا کے بہت سے بہترین اساتذہ کے لیکچرز نیٹ پر مہیا ہیں۔ اور اگر مذکورہ بالا امور کو اساتذہ نظر انداز کر دیں گے اور یہ سمجھیں گے کہ ان کی ذمہ داری صرف لیکچر دینا ہی ہے تو طلبا نیٹ پر موجود لیکچرز سے استفادہ کرنے کو ترجیح دیں گے۔

(3) استاد منتظم نہیں ہوتا

بالعموم یہ سمجھا جاتا ہے کہ استاد منتظم نہیں ہوتا۔ اس کا کام صرف لیکچر دینا ہے۔ یہ تصور بھی قابل اصلاح ہے۔ یہ درست ہے کہ تدریس اور انتظام دو شعبے ہیں لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ اچھا استاد منتظم بھی ہوتا ہے۔ اگرچہ ظاہر ہے کہ استاد کا دائرہ انتظام کلاس روم تک ہی محدود ہوگا۔ لیکن اگر وہ اس محدود دائرہ میں اچھا منتظم نہیں ہے تو اس کے اچھا استاد ہونے کے امکانات بہت کم ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک اچھے منتظم میں قوت مشاہدہ، ضبط نفس، قوت حافظہ وغیرہ کا ہونا بے حد ضروری ہوتا ہے۔ یہ تینوں صفات ایک استاد کے لئے بھی ضروری ہیں۔ ان میں سے کسی ایک صفت سے بھی اگر استاد محروم ہے تو یہ محرومی اس کو ایک غیر مؤثر استاد بنا دے گی۔ اگر اس میں قوت مشاہدہ کی کمی ہے تو وہ طلبا کی استعدادوں اور ان کے مسائل کو شناخت ہی نہ کر سکے گا۔ یہاں تک کہ وہ یہ بھی نہیں دیکھ سکے گا کہ کون اس کی کلاس میں کھلی آنکھوں سے اور کون بند آنکھوں سے سو رہا ہے۔ اگر اس میں ضبط نفس نہیں ہے تو طلبا اس کو کبھی بھی سنجیدگی سے نہیں لیں گے۔ اس کا عدم ضبط نفس اس کی میز کو بے ترتیب اور اس کی گفتگو کو بے ربط بنا دے گا۔ وہ ایک طالب علم سے گفتگو کرتے ہوئے بات کو اس رنگ میں طول دے گا کہ یہ محض دو افراد کے مابین ایک ذاتی نوعیت کا ایسا مکالمہ بن جائے گا کہ باقی طلبا اس سے بے تعلق ہو کر کلاس کے نظم وضبط کو بڑی کامیابی سے برباد کر دیں گے۔ اس کا طلبا کو بے محل سزا دینا اور بے موقع معاف کرنا اس کی ساری شخصیت کو بے معنی بنا دے گا۔ اگر اس کا حافظہ کمزور ہے تو وہ یہ اعلان کر کے کہ فلاں تاریخ کو ٹیسٹ ہوگا بھول جائے گا اور پھر اس کے اعلانات غیر مؤثر ہوتے چلے جائیں گے۔ وہ گھر کا کام دے کر اسے چیک کرنا بھول جائے گا۔ پس ایک اچھے استاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک منتظم بھی ہو۔

(4) اگر گھر کا کام یا کلاس ٹیسٹ چیک نہ کیا جائے تو وہ بے فائدہ ہوتا ہے

استاد کو گھر کا کام چیک کرنا چاہئے۔ اسے کلاس سٹیٹس کی مارکنگ بھی کرنی چاہئے۔ اس سے استاد کو طلباء کی انفرادی اور اجتماعی علمی کمزوریوں کا علم ہوتا ہے جن کا اسے ازالہ کرنا ہوتا ہے۔ پس گھر کا کام چیک کرنے کی اہمیت واضح ہے۔ تاہم اگر وہ یہ کہے کہ میں اتنا ہی کام دوں گا جسے میں چیک کر سکوں اور اتنے ہی ٹیسٹ لوں گا جن کی میں مارکنگ کر سکوں تو یہ خیال درست نہیں ہے۔ طلبا کے حوالے سے یہ بہت کم کام ہوگا۔ یعنی اگر تیس طلبا کا کام ایک استاد چیک کرے تو ظاہر ہے کہ استاد کا کام طلبا سے زیادہ ہے۔ تیس طلبا میں الگ الگ اس سے کہیں زیادہ کام کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ پس استاد جب اپنے وقت کے لحاظ سے کام دیتا ہے تو وہ طلبا کے وقت اور ان کی استعداد کو پورے طور پر استعمال نہیں کر رہا ہوتا۔ اس لئے استاد کو جتنا کام وہ چیک کر سکتا ہے اس سے کئی گنا زیادہ کام اپنے طلبا کو دینا چاہئے۔ بصورت دیگر کم کام دینے سے ان کا طلبا کو نقصان ہوگا۔ تاہم طلبا کو یہ علم ہونا چاہئے کہ ان کا کام کسی وقت بھی چیک ہو سکتا ہے۔ ہاں البتہ اسے زیادہ سے زیادہ کام کو چیک کرنے کی کوشش جاری رکھنی چاہئے۔ زیادہ اور جلدی کام چیک کرنے کے لیے Peer Checking کا طریق بہت مفید ہے۔ جس سے مراد یہ ہے کہ طلباء ایک دوسرے کا کام چیک کریں۔ تاہم اس کے لیے کام معروضی نوعیت کا ہو تو زیادہ اور معین چیکنگ ہو جاتی ہے۔

(5) اپنی علمی وسعت کا احساس

دیگر پیشہ ور افراد کی نسبت استاد کو ایک خطرہ زیادہ ہوتا ہے اور مسلسل رہتا ہے۔ یہ خطرہ اپنی علمی وسعت کے غلط احساس سے تعلق رکھتا ہے۔ استاد

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

۞ مکرمہ مبارکہ اعجاز صاحبہ مرید کے ضلع شیخوپورہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ نائلہ اعجاز صاحبہ واقفہ نو بنت مکرم اعجاز احمد صاحب کے نکاح اعلان میرے بھتیجے مکرم محمد حامد سعید صاحب واقف نو آف جرمنی ابن مکرم محمد سعید طارق صاحب کارکن دفتر وصیت کے ساتھ مورخہ 4 نومبر 2013ء کو مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے مبلغ 7 ہزار یورو حق مہر پر بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر کیا اور دعا کروائی۔ میری بیٹی مکرم منشی نور حسین صاحب مرحوم صدر جماعت مرید کے ضلع شیخوپورہ کی پوتی اور مکرم میاں خوشی محمد صاحب مرحوم آف دارالنصر وسطی ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ اور آئندہ نسلوں کو ہمیشہ خلافت احمدیہ کا فدائی، جاں نثار اور اطاعت گزار بنائے رکھے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم عبدالسمیع صاحب کارکن دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ محترمہ نصرت پروین صاحبہ اعصاب کی تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ آمین

۞ مکرم راجہ محمد عبداللہ خان صاحب راجوری سابق کارکن خلافت لائبریری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ مکرمہ جنت بی بی صاحبہ بعارضہ یرقان طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں مورخہ 12 دسمبر 2013ء سے داخل ہیں تاحال بیماری میں کمی واقع نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ سے رات بھر نیند نہیں آتی۔ شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اسی طرح ان کی چھوٹی بہن مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ آزاد کشمیر اہلیہ مکرم محمد ابراہیم صاحب بعارضہ فالج عرصہ ڈھائی تین سال سے بیمار ہیں اور دماغ پر بھی اس کا اثر ہے جس کی وجہ سے بول نہیں سکتیں۔ ان کی بھی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

شعبہ گائنی میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال

۞ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے شعبہ گائنی ہمیشہ کی طرح جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے مریضوں کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کرنے میں مصروف عمل ہے۔ اب مندرجہ ذیل سہولیات کی مدد سے مریضوں کے علاج میں مزید آسانی پیدا کی جارہی ہے۔ واضح ہو کہ یہ سہولیات پاکستان کے صرف چند چوٹی کے ہسپتالوں میں موجود ہیں۔

☆) ہڈیوں کی مضبوطی معلوم کرنے کیلئے Bone Densitometer کا استعمال۔

☆) الٹرا ساؤنڈ کی جدید قسم Color Doppler کا استعمال۔

☆) رحم کے منہ کے کینسر کی تشخیص کیلئے Colposcopy کا استعمال۔

☆) مخصوص ایام میں خون کے زیادہ اخراج کو کم کرنے کیلئے Thermachoice یعنی بغیر آپریشن رحم نکالنے کا علاج۔

☆) بچہ دانی کے اندرونی دیواروں کا معائنہ کرنے کیلئے Hysteroscopy کا استعمال

☆) دوران زچگی بچے کے دل کی رفتار معلوم کرنے کیلئے CTG کی سہولت۔

☆) گائنی وارڈ اور لیبر وارڈ میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کیلئے موثر طور پر علیحدہ انتظام۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سانحہ ارتحال

۞ مکرم انیس احمد صاحب رحمٰن کالونی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دادا جان محترم بشیر احمد صاحب ابن محترم غلام محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 9 دسمبر 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ وفات کے وقت دادا جان کی عمر سو سال سے زائد تھی۔ مورخہ 10 دسمبر 2013ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم عزیز احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم حضرت میاں جان محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بھائی تھے۔ آپ کے پسماندگان میں دادی جان کے علاوہ دو بیٹے میرے والد مکرم خلیل احمد صاحب رحمٰن کالونی ربوہ، مکرم رفیق احمد صاحب جرمنی اور پانچ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحوم جماعتی غیرت رکھنے والے، درویشانہ مزاج کے مالک محنتی اور دعا گو انسان تھے۔ پنجوقتہ نماز کے پابند، نظام جماعت اور خلافت سے خوب وفا کا تعلق تھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز ہم سب اہل خانہ کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم سرور احمد منہاس صاحب جرمنی سے تحریر کرتے ہیں۔

محترم برادر رانا محمد نواز صاحب نمبردار چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر مورخہ 2 دسمبر 2013ء کو بعمر 52 سال تقریباً پونے دو ماہ طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج رہنے کے بعد انتقال کر گئے۔ مرحوم بچپن سے ہی سادہ طبیعت، ایماندار، ملنسار اور جماعتی خدمات پر مامور رہنے والے وجود تھے۔ ہر لمحہ ان سے کچھ نہ کچھ سیکھنے کو ملتا رہا۔ مخلوق خدا کی ہمدردی کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ لبوں پر مسکراہٹ سجائے ہر چھوٹے بڑے سے ملتے۔ احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں سے بھی بڑا مشفقانہ سلوک تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لمبا عرصہ جماعتی خدمات کی بھی توفیق پائی آپ کو قائد مجلس ضلعی سیکرٹری مال، سیکرٹری تحریک جدید، صدر جماعت اور کچھ عرصہ بطور قائد علاقہ خدمت کی توفیق ملی۔ مالی قربانی اور دیگر جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ اپنے علاوہ بہت سے دوسرے ارکان سے ہر ممکنہ تعاون کرتے کہ کوئی بقایا دار نہ رہے۔ خلافت کے شیدائی تھے۔ Live خطبہ سننا اور دوسروں کو سنوانے کے لئے جدوجہد کرنا۔ آپ کی اولین ترجیح ہوتی۔ عیدین کے موقعہ پر مستحق لوگوں کے گھروں میں جا کر ان کی امداد کرتے اور سارا سال بھی ان کی ضروریات کا خیال رکھتے۔ آپ نے پسماندگان میں ضعیف والدہ، بیوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی کے علاوہ تین بہنیں اور دو بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے چھوٹے بھائی مکرم رانا محمد سرفراز صاحب دفتر وکالت مال اول تحریک جدید میں خدمات بجالا رہے ہیں۔ مورخہ 3 دسمبر 2013ء کی صبح 10 بجے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے آپ کی نماز جنازہ احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم لقمان محمد خان صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عنایت فرمائے اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مجیب الرحمٰن صاحب

کرکٹ کی دنیا کا عظیم ہیرو
سچن ٹنڈولکر

کئی ہفتوں سے بھارت کے ذرائع ابلاغ کی شہ سرخیوں پر ایک سپورٹس سٹار چھایا ہوا ہے۔ جسے 125 کروڑ افراد پر مشتمل بھارتی قوم بلا مبالغہ ایک عظیم ہیرو اور ملک کے ایک سپوت کے طور پر دیکھتی ہے۔ سچن ٹنڈولکر نے کرکٹ کے میدان میں کئی نئے عالمی ریکارڈ قائم کرنے اور کرکٹ کی تاریخ میں اپنے لئے ایک مستقل جگہ بنانے کے بعد اس کھیل کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ دیا ہے۔

نومبر 1989ء میں 16 سال کے سچن نے جب پاکستان کے خلاف اپنا پہلا کرکٹ میچ کھیلا اور وقار یونس کی گیند کا سامنا کیا تو کسی کو یہ اندازہ نہیں تھا کہ یہ کرکٹ کی تاریخ کے عظیم ترین کھلاڑی کے ایک ایسے کیریئر کی شروعات ہے جو 24 سال تک جاری رہے گا۔ سچن ٹنڈولکر اس ملک کا باسی ہے۔ جہاں ہیروز کی پوجا کی جاتی ہے۔ ان کے نام کے مندر بنتے ہیں۔ اسی طرح ٹنڈولکر کو بھی کرکٹ کا بھگوان کہا جاتا ہے۔

سچن ٹنڈولکر کے ریکارڈز اس کے عظیم کرکٹر ہونے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ چنانچہ اس نے 198 ٹیسٹ میچوں میں 15 ہزار 921 سکور، 51 سنچریاں اور 68 نصف سنچریاں بنا رکھی ہیں۔ اسی طرح 46 وکٹ اور 165 کیچ بھی پکڑے۔ جبکہ 463 ایک روزہ میچوں میں 18 ہزار 426 رنز، 49 سنچریاں اور 96 نصف سنچریاں بنا رکھی ہیں۔ اسی طرح 154 وکٹ حاصل کیں اور 140 کیچ بھی پکڑے۔

سچن ٹنڈولکر اس وقت بھارت کے ایوان بالا راجیا سبھا کے رکن ہیں۔ سچن کو بھارت کا سب سے بڑا سویلین اعزاز پدما شری ایوارڈ بھی دیا گیا۔

21 نومبر 2013ء کو سچن نے ویسٹ انڈیز کے خلاف ممبئی میں اپنا آخری ٹیسٹ میچ کھیلا۔ اب کرکٹ کے میدان سچن کے بغیر نظر آئیں گے۔

گوندل کے ساتھ پچاس سال
☆ گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
☆ ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

27 دسمبر 2013ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
6:00 am	یسرنا القرآن
6:35 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ، ملک بینن 2004ء
7:30 am	جاپانی سروس
8:35 am	ترجمۃ القرآن کلاس
10:00 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ، ملک نائیجیریا 2004ء
12:50 pm	سرائیکی سروس
1:20 pm	راہ ہدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	دینی و فقہی مسائل
4:35 pm	تلاوت قرآن کریم
5:00 pm	قرآن سب سے اچھا
5:30 pm	درس حدیث
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:15 pm	یسرنا القرآن
7:40 pm	Shotter Shondhane
8:20 pm	اسلامی مہینوں کا سفر
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 2013ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

28 دسمبر 2013ء

12:15 am	ریئل ٹاک
1:20 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 2013ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
6:10 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 2013ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	اطفال الاحمدیہ یوکے اجتماع 24 اپریل 2011ء
1:05 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سٹوری ٹائم
2:05 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 2013ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	اطفال الاحمدیہ یوکے اجتماع

29 دسمبر 2013ء

12:35 am	فیتھ میٹرز
1:35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 am	راہ ہدیٰ
3:35 am	سٹوری ٹائم
3:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 2013ء
5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:55 am	الترتیل
6:25 am	اطفال الاحمدیہ یوکے اجتماع
7:35 am	سٹوری ٹائم
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 2013ء
9:10 am	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
10:05 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	یسرنا القرآن
12:05 pm	گلشن وقف نو 15 مئی 2011ء
1:05 pm	فیتھ میٹرز
1:55 pm	سوال و جواب
3:30 pm	جلسہ سالانہ قادیان Live
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 2013ء
7:05 pm	Shotter Shondhane
8:00 pm	جلسہ سالانہ قادیان (ریکارڈنگ)
10:00 pm	کڈز ٹائم
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ قادیان سے خطاب

30 دسمبر 2013ء

12:30 am	Beacon of Truth Live
1:35 am	فوڈ فار تھاٹ
2:10 am	خلافت خامسہ کا بابرکت دس سالہ دور
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 2013ء
4:05 am	سوال و جواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:50 am	جلسہ سالانہ قادیان
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 2013ء
9:00 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
1:50 pm	فرنچ پروگرام
2:50 pm	انڈونیشین سروس 11 اکتوبر 2013ء
3:55 pm	Apple of Kashmir
4:25 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مارچ 2008ء
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	Apple of Kashmir
8:40 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر امریکہ تحریر کرتے ہیں۔ میرے خسر مکرم محمد الیاس خان صاحب آف لاہور پھیپھڑوں کے کینسر میں مبتلا ہیں۔ امریکہ میں ان کا علاج ہو رہا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434

چلتا ہوا کاروبار برائے فروخت
ربوہ کی سب سے بہترین لوکیشن پر واقع
ورائٹی ہٹ جنرل اینڈ کاسمیٹکس سٹور
مین اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ 0476212922
03346360340-03336706696

ربوہ میں طلوع و غروب 19۔ دسمبر

طلوع فجر	5:35
طلوع آفتاب	7:01
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	5:10

پنجاب میں شدید دھند پنجاب اور خیبر پختونخواہ شدید دھند کی لپیٹ میں ہیں۔ ایئرپورٹس اور موٹروے بند ہے اور اس دھند کے باعث کئی لوگ حادثات کے باعث ہلاک ہو چکے ہیں۔ ربوہ اور اس کے ماحول میں بھی دن بھر گہری دھند کا راج ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

19 دسمبر 2013ء

3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 فروری 2008ء
4:10 am	انتخاب سخن
6:25 am	جلسہ سالانہ یوکے
7:30 am	دینی و فقہی مسائل
12:00 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
2:15 pm	ترجمۃ القرآن کلاس

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
فیوچر ریس سکول ربوہ
یورپین طرز تعلیم، کوئی ہوم ورک نہیں۔
بی ایس سی اور ماسٹرز ٹیچرز کی ضرورت ہے
نرسری تا پنجم داخلے جاری ہیں۔
نیو کیمپس کا آغاز دارالصدر شمالی
گرلز کیلئے ششم ہفتم کے داخلے جاری ہیں
دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون: 047-6213194 موبائل: 0332-7057097

طیب احمد
First Flight COURIERS (Regd.)
انٹرنیشنل کوریئرز اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ربوہ میں
حیرت انگیز حد تک کی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹ پک اپ کی سہولت موجود ہے
الریاض نرسری ڈی بلاک فیصل ٹاؤن مین پیکو روڈ لاہور پاکستان
DHL Service provider
0321-4738874
0092-4235167717,35175887

FR-10